السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔ توعرش معلےٰ کےنیچے سجدے میں گرتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ سے طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ جب تک حکم ایزدی نہیں ہوتا ہے۔ تب تک ساجد رہتا ہے۔ اور کہتا ہے یا رب میں کہاں سے طلوع ہوں۔ تب حکم باری طلوع من المشرق ہوتا ہے۔ توطلوع ہوتا ہے۔ اب عقل چاہتی ہے۔ کہ اگر آسمان دنیا سے پورب کی طرف جاتا ہے۔ تو پھر دن ہونا چاہیے اور اگر زمین کے نیچے سے جاتا ہے۔ توزمین کے نیچے مثل دنیا اور بھی دنیا ہوجاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ؟

(سائل ابو عبدالماجد محمد عبدالواحد المحمدی از باتوٹیل ضلع راجشاہی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کو سمجھنے کےلئے پہلے آسمان اور زمین کی صورت اوران میں سورج کی رفتار کا سمجھنا ضروری ہے۔ اس سب کی صورت اس طرح ہے۔

اس کے اوپر عرش ہے۔ اور یہ بات صاف روشن ہے کہ سورج ہر وقت چلتا ہے اور چلتے وقت عرش کے نیچے ہی رہتا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ سورج اپنی رفتار میں ایک طرف ڈوبتا ہے تو دوسری طرف چڑھتا ہے۔ اسلیئے اس کے طلوع غروب میں فرق ہے۔ کلکتہ اور امرتسر کا نصف گھنٹہ سے زیادہ فرق ہے۔ پس سورج اپنی رفتار میں ہر وقت عرش کےنیچے ہر قدم پر خدا سے اجازت طلب کرتا ہے۔ اور اجازت ہی سے اگلے مشرق پر طلوع کرتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک قدرتی منظر کا اظہار ہے۔ جیسے ارشاد ہوتا ہے۔

ما اصابکم من مصیبة الا باذن اللہ

جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے۔ وہ اللہ کے اذن سے ہے۔) قول مشہور ہے۔)

لا تحرک ذرة الا باذن اللہ (دنیا میں جو حرکت یا جو سکون ہے۔ سب اذن الٰہی سے ہے۔ ماھم بضارین به من احد الا باذن اللہ۔ پس سورج بھی اس قدرتی قانون کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ سورج ہماری نظر میں ہمارے حصہ زمین سے نیچے جاتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ دوسرے حصہ پر پہنچتا ہے۔ پھر بدستور باذن الٰہی چلتا چلتا ہمارے مشرق سے طلوع کرتا ہے۔ سبحانہ ما اعظم شانہ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص80

محدث فتویٰ